الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

گلزار مدار

عرف

شمشیر بدیع

حسب فرمائش

حضرت سید فیاض علی صاحب عاشقی خلیفہ اول مداری سوختہ شاہی

مصنفہ

سید محمود علی صاحب مائل اہلمد صاحب

ڈپٹی کمشنر بہادر کرنال

ربیع الاول ۱۳۵۲ھ

حسب و نسب

شاہ مدار صاحب کا اسمِ گرامی سیّد بدیع الدین احمد ہے۔ اور لقب قطبِ مدار یا شاہ مدار ہے۔ کنیت ابو تراب ہے۔ اور آپ قریش۔ بنی فاطمہ سے ہیں۔ نیز اس امر کی تائید کہ آپ بنی فاطمہ ہیں۔ کتب ہا قلمی صاحبزادگان مکن پور سے بخوبی ہوتی ہے اور یہی درست معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ان حضرات سے کہ جو بڑے بڑے عالی مرتبت اور صاحبِ باطن ہو چکے ہیں۔ یہ اُمّید نہیں کی جا سکتی کہ وہ خواہ مخواہ اپنا نسب بنی سادات سے ملاتے ہیں۔ چنانچہ آپ مسلّم طور پر بنی سادات ہیں۔ شجرۂ نسب حسبِ ذیل ہے۔

سیّد بدیع الدین بن سید علی حلبی بن سیّد بہاؤ الدین بن سید ظہیر الدین۔ بن سیّد احمد بن سیّد اسمٰعیل ثانی بن سیّد محمدؒ بن سیّد اسمٰعیل بن امام جعفر صادقؑ بن امام محمدؑ باقرؑ بن امام زین العابدین بن امام حسین علیہ السلام۔ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی ہاجرہ المقلب بہ حضرت فاطمہ ثانی ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا شجرہ نسبی یہ ہے۔

بی بی ہاجرہ حبیبہ۔ سیّد عبداللہ بن سیّد زاہد بن سیّد محمدؒ

بن سید عابد بن سید ابوصالح بن سید ابویوسف بن سید ابوالقاسم بن سید عبداللہ محض۔ بن سید حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السلام۔

بعض اہل تصنیف نے آپ کا سلسلۂ پدری حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ سے منسوب کیا ہے۔ بہرکیف آپ کو نسب کے اعتبار سے بھی عجیب امتیاز حاصل ہے۔ کہ نسبتِ پدری سے تو آپ حسینی ہیں اور نسبتِ مادری سے حسنی ہیں۔ سبحان اللہ الشجرۂ روحانی جو عام طور پر مشہور ہے وہ یہ ہے۔

حضرت قطب الاقطاب سید بدیع الدین رح حضرت طیفور شامی رح۔ حضرت یمین الدین شامی رح۔ حضرت عبداللہ علمبردار رح۔ حضرت مولانا سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ۔ حضور سرور کائنات قبلۂ کونین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ذکرِ سرتاج الاصفیاء ممتاز الزہدا سرچشمۂ اتقا عمدۃ الاطہار آگاہِ رموزِ خفی و جلی مرشدنا حضرت قبلہ میاں قربان شاہ صاحب دام فیوضکم

آپ حضرت علی شاہ رح کے خلیفہ و جانشین ہیں۔ جو سلسلۂ مداریہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ نیز سلسلۂ نقشبندیہ میں بھی آپ مرشدنا و سیدنا حضرت قبلہ عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جن کا روضۂ مبارک موضع پٹی کلیانہ تحصیل پانی پت ضلع کرنال میں ہے۔ مرید ہیں۔ آپ کا شجرہ نقشبندیہ اس طرح ہے۔

حضرت قبلہ زبدۃ الاصفیا رہنمائے دین و دنیا میاں قربان شاہ دام فیوضکم۔ حضرت قبلہ سرتاج الاولیا مرشدنا قبلہ

حاجی عبداللہ شاہؒ۔ حضرت وزیرؒ۔ حضرت نیاز علی شاہؒ۔
حضرت سید بوالحسنؒ۔ حضرت مولانا مراد اللہؒ۔ حضرت مظہر
جانِ جاناںؒ۔ حضرت نور محمدؒ۔ حضرت سیف الدینؒ۔ حضرت
سید معصومؒ۔ حضرت امام ربانیؒ۔ مجدد الف ثانیؒ۔ حضرت
باقی باللہؒ۔ خواجہ امکنکیؒ۔ حضرت باورا ولیؒ۔ حضرت درویش محمدؒ
حضرت عبید احرارؒ۔ حضرت یعقوب چرخیؒ۔ حضرت علاؤالدین
عطارؒ۔ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ۔ حضرت سید میر کمالؒ
حضرت بابا سماسیؒ۔ حضرت عزیزان رامتینیؒ۔ حضرت خواجہ محمودؒ
حضرت عارف محمدؒ۔ حضرت عبدالخالق غجدوانیؒ۔ حضرت شاہ
یوسف ہمدانیؒ۔ حضرت بو علیؒ۔ حضرت ابوالحسن خرقانیؒ۔ حضرت
بایزیدؒ۔ حضرت امام جعفرؓ۔ حضرت امام قاسمؓ۔ حضرت
سلمان فارسیؓ۔ حضرت امیرالمومنین صدیق اکبرؓ۔ حضور
سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والتسلیم۔

اور شجرۂ مداریہ اسی ترتیب سے ہے۔ جس طرح کہ
کتاب ہذا میں بزرگانِ سلسلۂ سوختہ شاہی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

آپ ۱۳۰۲ھ میں بمقام پانی پت متولد ہوئے۔
والدینِ کرام نے آپ کا اسم گرامی "کنور علی" رکھا اور مرشد
نے از راہِ عنایت "قربان شاہ" کا لقب مرحمت کیا۔ چونکہ
آپ بفضلہٖ پیدائشی ولی ہیں۔ اس لئے بچپن سے ہی آپ کا

رجحان طبیعت تصوف و فقر کی جانب تھا۔ ذکر و فکر میں محو رہا کرتے تھے۔ بدیں وجہ مرشد کی نظر بھی آپ پر خاص رہتی تھی۔ آپ مرشد کی بے انتہا خدمت فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ نے موضع سیواہ میں کہ جہاں مرشد کا قیام تھا مکان بنوایا۔ اور وہیں رہائش اختیار کی۔ اس موضع میں شمالاً جنوباً ایک تکیہ بھی ہے۔ جہاں آپ کے مرشد اور دیگر بزرگ ہستیاں استراحت فرما ہیں۔ عین دولت خانے کے متصل محفل خانہ ہے۔ جہاں ہر سال عرس شریف ہوتا ہے۔

ابتداء میں آپ نے کچھ عرصہ محکمہ ریلوے میں ملازمت کرلی۔ چونکہ اولیاء اللہ اکلِ حلال پر قناعت کرتے ہیں اور کسی کے دست نگر نہیں ہوتے۔ جب وہاں آپ سے کرامات کا ظہور ہونے لگا تو آپ نے نوکری چھوڑ دی۔ اب وہ وقت آیا کہ ریاضتِ شاقہ اور ذکر و اجتہاد کے اثرات اپنا اپنا رنگ دکھلانے لگے اور تجلیاتِ عرفانی کی کثرت ہونے لگی۔ آپ پر حالت استغراق طاری ہوگئی۔ اور ۱۰/۸ سال تک اسی حالت حالت میں بسر ہو گئے۔ اسی دوران میں آپ سے بے انتہا کشف و کرامات کی باتیں ظہور میں آئیں۔ جو عام طور پر مشہور ہیں۔ چونکہ موضع سیواہ ٹھیٹھ کفرستان ہے۔ اہلِ ہنود کی آبادی ہے۔ انہوں نے متفق ہو کر مشورہ کیا کہ ان بزرگ

کو گاؤں میں نہ آنے دو۔ کیونکہ یہ تہمد بند ہیں (ملاحظہ ہو کس درجہ جہالت) اور تہیہ کر لیا کہ اگر یہ بزرگ گاؤں میں داخل ہوں۔ تو انہیں ممکن نقصان پہنچایا جائے۔ مگر انہیں کیا معلوم کہ جس ہستی کے یہ لوگ دیوانے ہیں وہ احکم الحاکمین ہے۔ اور اسی کے ہاتھ میں دونو عالم کی جان ہے۔ اور وہی قادرِ مطلق ہے۔ بارگاہِ خداوندی میں ان لوگوں کا یہ مشورہ اور تہیہ ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ اور عذاب الٰہی کا نزول ہونے لگا۔ دفعتاً تمام گاؤں میں وباء پھیل گئی اور مردم آزار معہ مولیشیوں کے مرنے لگے۔ جب ۱۵/۱۶ کے قریب جاندار مر چکے تو انہیں خیال آیا کہ شاید یہ بلا ہمارے اس ناجائز مشورہ اور رویہ کی شامت ہے جو ہم نے حضرت قبلہ کے متعلق دلوں میں مکمل طور پر جمایا ہوا ہے۔ چنانچہ گاؤں کے بڑے بڑے آدمی کافی تعداد میں حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور معافی چاہی۔ حضرت قبلہ نے فرمایا "نہ میں نے کوئی بددعا کی نہ ہی میرے دل میں تمہارے اس رویہ کا خیال ہے۔ میں دعا کرتا ہوں شاید خدا تم پر فضل کرے"۔ آپ نے اسی وقت وباء کے دُور ہو جانے کے لئے دعا کی جو منظور ہوئی اور بہت جلد ہی وہ عذاب گاؤں سے دور ہو گیا۔ اب اہلِ دیہہ کو معلوم ہو گیا کہ حضرت

قبلہ واقعی خدا کے برگزیدہ بندے ہیں اور انہیں نقصان پہنچانا
خدا سے لڑائی مول لینا ہے۔ حضرت قبلہ کی خلوص کے ساتھ
تعظیم وتکریم کرتے ہیں اور حضرت قبلہ کے ارشادات کو احکام
آسمانی تصور کرتے ہیں۔ اب حضرت قبلہ حالتِ سلوک
میں ہیں۔ اور رشد وہدایات میں مصروف ہیں۔ اور
طالبانِ حقیقت کو خدائے تعالیٰ کی ذاتِ اقدس سے واصل
فرما رہے ہیں۔ آپ کی فیض رسانی کا شہرہ دور دور
پھیلا ہوا ہے اور اطراف وجوانب میں آپ کی کرم فرمائی
اور زہد پرستی کا عام چرچا ہے۔

کئی مرتبہ ایسا بھی ہوا ہے کہ آپ ایک وقت میں
دو دو تین تین مقامات پر پائے گئے ہیں۔ اگر آپ دن کے
دس بجے پانی پت قیام آرا ہیں تو عین اسی وقت اسی روز سمالکہ
اور منڈلانہ ضلع رہتک میں بھی آپ کی موجودگی پائی گئی۔ آپ
کے توکل اور رضا جوئی کا یہ حال ہے کہ سبحان اللہ! خدا کی
ذات کا بھروسہ ہے اور اسی کا آسرا ہے۔ نہ کل کا غم نہ آج
احتیاط اور نہ آنے والی کل کا تردد۔ بس خدا ہی خدا اور اسی کا
نام۔ آپ اہلِ سادات کی خواہ صاحب حال ہو یا نہ بہت
تعظیم فرماتے ہیں اور بہت خلوص الفت سے پیش آتے
ہیں۔ حضرت قبلہ کے ایک خادم سے معلوم ہوا ہے کہ کئی

دفعہ ایسا بھی ہوا کہ وہ حضرت قبلہ کی ٹانگیں بوقت شب دبا رہا ہے اور دیکھتا ہے کہ حضرت قبلہ کے اعضا یکدم علیحدہ علیحدہ ہو گئے اور کچھ دیر کے بعد پھر جڑ گئے

موجودہ وقت میں آپ نعمتِ عظمیٰ ہیں اور سرچشمۂ فیضان و کرامت ہیں۔ زبان ہے کہ برّش سیفِ الٰہی۔ جو فرما دیا ہو گیا۔ فیض رسانی کی یہ حالت ہے کہ جو حاضرِ خدمت ہوا کامگار ہوا۔ جو متوجہ ہوا۔ معمور ہوا۔ سینکڑوں اہلِ عقیدت آتے ہیں اور فیض یاب ہوتے ہیں۔ موضع سیواہ رحمت کا گھر بنا ہوا ہے۔ جہاں تشنہ گانِ عقیدت کو جامِ مراد سے سیراب کیا جاتا ہے اور آوارہ گان تمنّا منزلِ مقصود کو پہنچ جاتے ہیں۔ صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک وحدت کے ترانوں اور حمد و ثنا کے نغموں کی گونج رہتی ہے اور افقِ عالم پر فیضانِ الٰہی کی تابشیں بے حجابانہ جلوہ پیرا نظر آتی ہیں مگر یہ سب کچھ حضرت قبلہ کی موجودگی کی برکات اور ان کی کرامات کی ہنگامہ برپائی ہے۔ آپ فقراء سِلسلہ ہاء مداریہ کے منصف اور سردار ہیں اور صاحب نشان و علمبردار ہیں۔ گرد و نواح کے جملہ فقراء آپ کے زیرِ تحت ہیں۔ اور بذریعہ دورہ ماتحتوں کے کام کی نگرانی فرماتے ہیں۔ مقررہ اوقات پر فقراء کا اجتماع ہوا کرتا ہے۔

اور جو تنازعات ان کے درمیان رونما ہوتے ہیں۔ آپ ان کا تصفیہ فرما دیتے ہیں اور احکام سزا و جزا بموجب قواعدِ سلسلہ صادر فرماتے ہیں۔ طبیعت میں عجز و انکسار اور طرزِ بیان میں لطافت و پاکیزگی اس درجہ ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ باریاب خدمت ہو گیا۔ اٹھنے کو دل نہیں چاہتا۔

آپ ہر سال ۱۷ جمادی الاول کو اپنے صدر مقام پر سترہویں شریف کیا کرتے ہیں۔ دور دور کے فقراء سینکڑوں کی تعداد میں آتے ہیں۔ دو روز تک ہنگامۂ عرس برپا رہتا ہے۔ عرس شریف کے جملہ اخراجات حضرت قبلہ اپنی جیبِ خاص پر برداشت کرتے ہیں۔ یوں بظاہر کوئی ذریعۂ آمدنی نظر نہیں آتا۔ مگر خاصان الٰہی کی پردۂ غیب سے ہی امداد ہوتی ہے۔ جیسے وہ جانتے ہیں افسوس! مجھے حضرت قبلہ کے جملہ حالات اور انکشافات بالتفصیل معلوم نہ ہو سکے۔ کیونکہ کسی کی کیا مجال جو حضرت قبلہ سے دریافت کر سکے۔ محض جو حالات کہ مجھے خلفاء سے معلوم ہوئے ہیں یا جو میں نے بچشمِ خود دیکھے ہیں مختصراً درج کر دیئے ہیں۔ آپ کے طالبان و مریدان فی الحال بڑے بڑے اہلِ ریاضت اور صاحب

کیفیت ہیں۔ اور اعلیٰ مدارج پر پہنچے ہوئے ہیں۔ جن کا
موجودہ زمانے میں تذکرہ کرنا دنیائے تصوف کے ضابطہ کے بالکل
خلاف ہے۔ نیز مجھے یہ بھی اندیشہ ہے کہ کہیں میں راز
فاش کرنے کے جرم میں موخوذ نہ ہو جاؤں۔ بدیں وجہ محض
اسی پر اکتفا کرتا ہوں کہ حضرت قبلہ کے طالبان موجودہ وقت
میں ویرانوں اور جنگلوں میں ریاضت شاقہ و تسبیح وتجرید کر رہے
ہیں اور اسرارِ خداوندی اور قربِ روحانی سے مستفیض و
متمتع ہو رہے ہیں۔ اوّل تو حضرت قبلہ کے کشف وکرامات
کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی خوف معلوم ہوتا ہے۔ مگر میرے
لئے حضرت قبلہ کا تذکرہ کرنا اس ترتیب سے کہ جس کی
رُو سے میں بزرگان" سوختہ شاہی" کے واقعات عرض کر رہا
ہوں۔ ضروری و لابدی ہے۔ خواہ افشائے راز ہو یا پردہ دری
مجھے اپنا فرض روحانی ادا کرنا چاہیئے۔

ماہ مارچ ۱۹۳۳ء میں حضرت قبلہ میرے غریب خانہ
پر مہمان ہوئے۔ تین روز تک قیام رہا۔ اس قلیل عرصہ میں
ہی آپ سے عجیب کرامات کا اظہار ہوا۔ آپ شریعت کے بدرجۂ
انتہا عامل ہیں اور طالبان کو فیض رسائی میں نعمتِ لطیف
ہیں۔ مہینوں کے ہی ذکر و تہلیل میں عقدہ کشائی ہو جاتی ہے
بارگاہِ خداوندی میں ہزار دل سے مخلصانہ استدعا ہے۔

ذکر حضرت سید فیاض علی صاحب عاشقی
خلیفۂ اوّل

میں حضرت فیاض علی صاحب عاشقی کا تذکرہ کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ انہی حضرت کے طفیل سے بارگاہِ مداریہ تک میری رسائی ہوئی ہے اور رمزِ حقیقت اور کتاب ہذا (مصنّفہ ناچیز و حقیر) کی تصنیف کے موجب دراصل آپ ہی ہیں۔ آپ حضرت قبلہ کے خلیفۂ اوّل ہیں۔ اور خاندان سادات بسلسلۂ حضرت امام حسین رض ہیں۔ قبلہ کی خاص الخاص نظر سے ممتاز ہیں۔ آپ زمانہ طفلی سے فقر و تصوف کی طرف مائل ہیں صاحب ذکر اور اہلِ حال ہیں۔ ابتداء ہی میں آپ نے ریاضت کشی کی ہے۔ آپ کو حضرت قبلہ ممدوح کا حکم ریاض معاشرت کے لئے بسلسلۂ محکمہ ڈاک ہوا تھا۔ بدیں وجہ محکمۂ مذکور میں ملازمت کی۔ عجز و انکساری، سادہ لوحی اور میانہ روی کے اثرات حضرت قبلہ نے آپ کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھرے ہیں۔ اگر آپ کی ریاضت کشی اور زہد پیرائی اسی طرح رہی تو بتوجۂ حضرت مرشد کسی وقت میں اعلیٰ درجہ کے صاحب باطن

اور ممتاز روزگار ہوں گے۔ شعر گوئی کا بھی شوق ہے. آپ سے کبھی صوفیانہ رنگ میں غزلیات عجیب انداز لئے ہوئے ہوتی ہیں۔ آپ سے عجیب ہا ولی اور نادر وعجیب باتیں دیکھی گئی ہیں جو بالعموم ایک صاحبِ حال سے ظہور میں آیا کرتی ہیں آپ کے طریقہ ذکر میں عجیب کیف ہے۔ دل پر کچھ ایسا اثر پڑتا ہے کہ جس کا ذکر دشوار ہے۔ آپ عزلت نشینی کی جانب مائل ہیں اور عام طور پر خلوت میں رہتے ہیں۔

قصیدہ

درشان حضرت سید فیاض علی صاحب عاشقی دام فیوضہم

اے شہِ فیاض والا احتشام — اے جلالت اوج اے عالی مقام

اے سپہر رفعتِ اوجِ صفا — اے ضیاءِ نیّرِ چرخِ نقا

تابش علم وحیا بدرُ المنیر — خوش نظام وزاہد و روشن ضمیر

تیرا کاشانہ ہے ایوانِ کرم — ہر ادا میں ہے تری شان کرم

زہد میں تو فوقِ مافوق جہاں — عشق میں تو جذبۂ شوکت نشاں

زاہدوں میں ہے تجھے اک امتیاز — عابدوں میں ہوا ہے سرفراز

پاکبازی کی نری تصویر ہے — نورِ عرفانی تری تنویر ہے

ہاں ترا ملک تقا میں ہے عمل کیفیاتِ دل میں ہے تو بے بدل

اے بہارِ رونقِ باغِ ارم
مائلِ شیدا پہ بھی کیجئے کرم

رباعی

اے شہِ فیاضِ فیضانِ علی اے فزوں رتبہ دل و جانِ علی
مرتبت کا کیا تری کیجئے بیاں ہے تو ہی سنیرِ نیستانِ علی

ذِکرِ حضرت اسمٰعیل شاہ صاحب دام فیوضہٗ

حضرت اسمٰعیل شاہ صاحب دام فیوضہٗ موضع منڈلانہ ضلع رہتک کے رہنے والے ہیں۔ حضرت قبلہ کے خلیفۂ دوم ہیں۔ آپ کے ذکر و تسبیح کی کوئی انتہا نہیں۔ صاحبِ کیف و صاحبِ حال ہیں۔ انوارِ تجلیات کی شدت سے اکثر حالت استغراق میں آجایا کرتے ہیں۔ آپ کے قلب پر بھی حضرت قبلہ کی خاص توجہ ہے۔ آپ مرشد کی خدمت میں اکثر رہتے ہیں۔ نہایت حلیم و منکسر المزاج ہیں اور نواحیتِ منڈلانہ میں آپ کی کرامات کا عام شہرہ ہے۔ آپ بھی ابتداء سے تسبیح و ذکر کی جانب مائل ہیں۔ کسی وقت میں ایک عجیب

حضرت قبلہ میاں صاحب کا شجرۂ نقشبندیہ

نقل از اصل مطبوعہ ۴ ربیع الثانی ۱۳۱۲ھ

یا الٰہی اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے ۔۔۔ بخشدے مجھ کو محمد مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی اپنی الفت میں مجھے سرشار کر ۔۔۔ حضرتِ صدیق اکبر باوفا کے واسطے
یا الٰہی کھولدے دل پر مرے رازِ نہاں ۔۔۔ حضرتِ سلمان فارس رہنما کے واسطے
یا الٰہی جلد دکھلا دے مجھے راہِ سلوک ۔۔۔ اس امامِ قاسم پیرِ ہدیٰ کے واسطے
یا الٰہی مجھ کو دنیا میں تو کر تقویٰ نصیب ۔۔۔ حضرتِ جعفر امامِ اتقیا کے واسطے
یا الٰہی جملہ اہل اللہ میں ہو میرا شمار ۔۔۔ بایزید ہادیِ نور الہدیٰ کے واسطے
یا الٰہی علم باطن میرے دل کو کر عطا ۔۔۔ بو الحسن خرقانیِ بدر الدجیٰ کے واسطے
یا الٰہی دینِ حق پر رکھ مجھے ثابت قدم ۔۔۔ اس ولیِ بو علی پیشوا کے واسطے
یا الٰہی نفس کی بدیوں سے مجھ کو بچا ۔۔۔ یوسفِ ہمدانیٔ شہ پیر با کے واسطے
یا الٰہی دو جہاں کی آرزو ہوویں قبول ۔۔۔ عبدِ خالق غجدوانیٔ مقتدیٰ کے واسطے
یا الٰہی نیک بندوں میں مرا ہووے شمار ۔۔۔ اس ہمہ ولی عارف محمد با صفا کے واسطے
یا الٰہی حشر کے میدان میں رکھنا آبرو ۔۔۔ خواجۂ محمود خیر الاولیاء کے واسطے
یا الٰہی تیری مرضی میں رہوں راضی مدام ۔۔۔ اس عزیزان راہبینی با رضا کے واسطے

یا الٰہی حمد کی توفیق اپنی دے مجھے
حضرتِ بابا سماسی صاحب باثنا کیواسطے

یا الٰہی قلب کے وسواس میرے دُور کر
سیّد میرِ کلالِ با خدا کیواسطے

یا الٰہی دل کو راغب کر طریقہ نقشبند
اس علاؤ الدین عطّارِ عطا کیواسطے

یا الٰہی علم دیں پر ہو عمل میرا سدا
فاضِل یعقوب چرخی پارسا کیواسطے

یا الٰہی معرفت دے قلب کو میرے سوا
اس عبید احرار مرشد زاہدا کیواسطے

یا الٰہی کھولدے انوارِ غیبی اب تمام
مجھ پر درویش محمدؐ بانوا کیواسطے

یا الٰہی مجھ کو تو پرہیزگاری کر عطا
عابد و زاہد ولی بابدی کیواسطے

یا الٰہی مجھ میں کر دے تو صفت ملکوتیہ
خواجۂ امکنگئی ہادیٔ ہدی کیواسطے

یا الٰہی عشق میں ہو جاؤں میں تیرے فنا
خواجۂ باقی باللہ بابقا کیواسطے

یا الٰہی دے دکھا مجھ کو صراط المستقیم
شہ مجدد الف ثانی ذو العطا کیواسطے

یا الٰہی پاک کر دے سب گناہوں سے مجھے
سیّدِ معصوم مرشد مہ لقا کیواسطے

یا الٰہی دے زباں کو میری اب تاثیر تو
شیخ سیف الدین مقبول الدعا کیواسطے

یا الٰہی نور سے سینہ مرا معمور کر
عاشقِ نورِ محمدؐ پیشوا کیواسطے

یا الٰہی عشق میں ہو جاؤں میں تیرے شہید
مرزا مظہر جانِ جاناں مقتدا کیواسطے

یا الٰہی نفس شیطاں سے مجھے دینا اماں
اس نعیم اللہ مرشد پُر رضا کیواسطے

یا الٰہی دے مرادیں دین و دنیا کی مجھے
بس کہ مولانا مراد اللہ ہدی کیواسطے

یا الٰہی نیکیوں کی دے مجھے توفیق تو
بو الحسن سیّد سعیدِ خوش ادا کیواسطے

یا الٰہی شوق اپنا دے مجھے ہر بار تو
نیاز علی شاہ پیرِ حیدری پیشوا کیواسطے

یا الٰہی صاف کر سینہ مرا ہر چیز سے
صوفیِ صافی وزیرِ پُر ضیا کیواسطے

یا الٰہی ہو منوّر نور سے میری جبیں
حشر میں شاہ جمال اولیاء کیواسطے

یا الٰہی رہِ ہدایت جلد دکھلادے مجھے
حاجیؒ عبداللہ مرشد رہنما کیواسطے

یا الٰہی اب تو دامن انکا پکڑا آنکر
دے مجھے شوق لقا اس باخدا کیواسطے

بخشدے یارب کنور علی کے سب جرم و خطا
حاجیؒ مرشد کے زہد و اتقا کیواسطے

اے خدا میں ہوں غلام درگہِ کلیانوی
بخشدے مُرشد کے رُوئے پر ضیاء کیواسطے

ہاں پس از مردن مجھے گلزارِ جنت ہو نصیب
مرشدِ کامل کی شان باصفا کیواسطے

ہر گھڑی مجھ پر ہو تیرا سایۂ لطف و کرم
مرشدِ قبلہ کی چشمِ صد عطا کیواسطے

یا الٰہی سب بزرگوں کے تصدق میں وہاں
حشر میں کھل جائے جنّت مجھ گدا کیواسطے

حضرت قبلہ میاں صاحب کا
شجرۂ مداریہ

نقل از اصل من تصنیف حضرت عاشقی صاحب

یا الٰہی اپنی ذاتِ کبریا کیواسطے
رحم کر مجھ پر محمدؐ مصطفےٰ کیواسطے

میری ہر مشکل کو آساں کر تو اے ربّ العلا
اے علیِ مرتضےٰ مشکل کشا کیواسطے

مرشدِ عبداللہ علمبردارِ دیں کا واسطہ
بھیجدے مقبولیّت میری دعا کیواسطے

میرے قلبِ مضطرب کو ظلمتوں سے پاک کر
المقدس شہِ ربیعِ بیریا کیواسطے

شاہ دیں اوّل سجادندی کا یارب واسطہ / در پہ آیا ہوں ترے عفو خطا کیواسطے

پیر شاہ زین الدینِ مصری کے لئے / اور یمین الدین شامی باوفا کیواسطے

میرا سینہ نورِ عرفانی سے تو معمور کر / حضرتِ طیفور شامی پارسا کیواسطے

قبلۂ عالم بدیع الدین شہ قطب المدار / ان کو لایا ہوں شفیع اپنی خطا کیواسطے

کر منور ظاہر و باطن مرا ربِّ کریم / پیر دیں قاضی مطاہر پُرضیا کیواسطے

رکھ طریقت پر مجھے ثابت قدم مولا مرے / مرشد بابا کپور اہلِ سخا کیواسطے

سیّد مولانا سے خاکی شاہ نیپالی ولی / یعنی سیّد شاہ مقبولِ خدا کیواسطے

کر بحق میرِ میراں عفو سب میرے قصور / سیّد عبدالواحد صاحب عطا کیواسطے

دین و دنیا میں الٰہی تو مجھے رکھ بامراد / حضرت سلطانِ شطارِ بقا کیواسطے

بعد مردن قبر میری نور سے معمور کر / نوری و فتح محمد پُرضیا کیواسطے

حشر کے دن قبر سے کلمہ ترا پڑھ کر اٹھوں / حضرت حاجی شاہِ بولا مہ لقا کیواسطے

یا الٰہی مجھ کو آساں ہو وہ راہ پلصراط / یعنی شہ حبِّ علی نورِ خدا کیواسطے

سایۂ دامانِ مرشد ہو مرے سر پہ مدام / شہ بھڑنگ ہمراہ ہو روزِ جزا کیواسطے

ساتھ ایماں کے ہو میرا خاتمہ ربِّ غفور / حضرتِ رحمان شاہ اہلِ صفا کیواسطے

مجھ کو حاصل ہو ہر دم فیضِ پیرانِ عظام / شہ حسن شاہ طریقت آزما کیواسطے

وسیلہ شہنشہ پیر علیم شاہ پیر سے شاہ کی / ہے وہی حامی مرا ہر التجا کیواسطے

دین و دنیا میں مجھے تو سرخرو رکھ اے خدا / مرشدِ قربان شاہ باصفا کیواسطے

مدعائے عاشقی ہر دم یہی ہے اے خدا
ہو مرا ہر دم تیری حمد و ثنا کیواسطے